بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

ٹیلیفون نمبر ۱۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۳۵۵

خطبہ نمبر (۶)

الفضل قادیان

ایڈیٹر غلام نبی — یوم شنبہ

جلد ۳۰ | ۷۔ ماہ تبلیغ ۱۳۲۱ ہش | ۲۰۔ محرم الحرام ۱۳۶۱ھ | ۷۔ ماہ فروری ۱۹۴۲ء | نمبر ۳۲

مدینۃ المسیح

قادیان ۵۔ ماہ تبلیغ ۱۳۲۱ ہش سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق آج ۶ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی صحت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو آرام ہے۔ ثم الحمد للہ۔

سیدہ ناصرہ بیگم صاحبہ بنت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت اب پہلے سے بہتر ہے۔ البتہ گزشتہ رات اور آج صبح سر درد کی شکایت رہی۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں ؛؛

آج بعد نماز عصر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے چودھری عبد الرحمٰن صاحب بی اے ایس آئی ابن جناب چودھری غلام محمد صاحب بی اے کا نکاح آمنہ قمر آرا صاحبہ بی اے بی ٹی بنت جناب مولوی محمد دین صاحب بی اے کے ساتھ پانچ ہزار روپیہ مہر پر پڑھا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے ؛؛

آج ۱۱ بجے صبح لجنہ اماء اللہ حلقہ مسجد مبارک کا ماہانہ جلسہ بر مکان حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ

خطبہ جمعہ

خدا تعالیٰ کی حقیقی محبت اور عظمت اپنے دلوں میں پیدا کرو

اور

اُسے قومی جذبہ بناؤ

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۳۰۔ ماہ صلح ۱۳۲۱ ہش

مرتبہ: شیخ رحمت اللہ صاحب۔ شاکر

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

پہلے تو میں

گزشتہ جمعہ کے خطبہ کے متعلق

کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ میں نے گزشتہ جمعہ کے خطبہ میں اس خوف کا اظہار کیا تھا۔ کہ اس سال کے چندہ تحریک جدید کے جو وعدے ہیں۔ وہ بجائے گزشتہ سال سے زیادہ ہونے کے اس وقت کمی پر جا رہے ہیں اور جماعت کے دوستوں کو تحریک کی تھی۔ کہ جلد سے جلد اپنے وعدے بھجوا کر اس کمی کو پورا کر دیں۔

اللہ تعالیٰ کا شکر

ہے۔ کہ اس نے جماعت کو اس بات کی توفیق دی۔ کہ پیشتر اس کے کہ دوسرا جمعہ آئے اس نے گزشتہ کمی بھی پوری کر دی۔ اور گزشتہ سال سے وعدے بھی بڑھ گئے ؛؛

کام کرنے والی قوموں کے لئے یہ اصل مد نظر رکھنا نہایت ضروری ہوتا ہے۔ کہ اس کا

ہر قدم پہلے کی نسبت آگے

پڑے۔ اور ان کے کام بڑھتے چلے جائیں کام کے لحاظ سے دنیا میں کوئی ایسی قوم نہیں جو کچھ نہ کچھ نہ کرتی ہو۔ لیکن فرق کام کرنے اور نہ کرنے والی قوموں میں یہی ہوتا ہے کہ نکمی قوم ایک جگہ پر کھڑی رہتی ہے۔ یا اس کا قدم پیچھے پڑنے لگتا ہے۔ اور جن کو خدا تعالیٰ نے بڑھانا ہوتا ہے۔ اور جو کام کرنے والی ہوتی ہیں۔ ان کا ہر قدم پہلے سے آگے پڑتا ہے۔ اور اس سلسلہ کے کاموں کے متعلق مجھے ہمیشہ یہ خیال رہتا ہے کہ:

ہمارا ہر قدم پہلے سے آگے

پڑے۔ اور اس وقت تک اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہماری جماعت ترقی کی طرف ہی جا رہی ہے۔ کیا بلحاظ تعداد کے اور کیا بلحاظ قربانیوں کے ؛؛

دوسری بات میں یہ کہنا چاہتا ہوں۔ کہ باوجود اس کے کہ بعض باتیں ایسی بھی ہیں جو اس وقت

ہماری خاص توجہ

چاہتی ہیں۔ میری مراد ان نقائص سے ہے جو جماعتوں کے بڑھنے سے پیدا ہو جاتے ہیں۔ ان میں سے بعض ہم میں سے بھی بعض میں پیدا ہو رہے ہیں۔ اور وہ لوگ ایمان اور اس کے اثرات کے لحاظ سے اس پایہ کے نہیں۔ جیسے کہ ہونے چاہئیں۔ ایسے نقص اس وقت تک دور نہیں ہو سکتے۔ جب تک کلی طور پر ساری جماعت میں یہ احساس پیدا نہ ہو جائے۔ کہ ایسا وجود جماعت میں برداشت نہیں کیا جا سکتا۔

اصلاح کی طرف انسان کا پہلا قدم

احساس کی درستی کے ساتھ اٹھتا ہے۔ اور جب کسی قوم میں اصلاح کا زبردست جذبہ پیدا ہو جائے۔ تو یا تو ایسے کمزور افراد اس میں آتے ہی نہیں۔ اور اگر آتے ہیں تو اپنی اصلاح کر لیتے ہیں۔ جتنا جذبہ کسی قوم میں مضبوط پیدا ہو جائے۔ اتنا ہی وہ کمزور افراد کو برداشت نہیں کر سکتی مسلمانوں میں

بعض باتیں

ایسی ہیں۔ جو بہت بڑی ہیں۔ مگر ان کے متعلق ان میں صحیح جذبہ پیدا نہیں ہوا۔ اس لئے ایسے افراد ان میں ہیں۔ جو ان باتوں میں کمزوری دکھا جاتے ہیں۔

مسلمانوں سے میری مراد اس پاک زمانہ کے مسلمان نہیں جب وہ صحیح طور پر اسلام کی تعلیم پر چلتے تھے۔ بلکہ میری مراد موجودہ زمانہ کے گرے ہوئے

مسلمانوں

سے ہے۔ انہیں دیکھ کر مجھے ہمیشہ تعجب ہوتا ہے۔ کہ ان میں خدا تعالیٰ کی محبت اتنی نہیں۔ جتنی رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہے۔ میرا یہ مطلب نہیں۔ کہ آج مسلمانوں میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتنی محبت ہے جتنی ہونی چاہئیے۔ بلکہ میرا مطلب یہ ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ان کی محبت خدا تعالیٰ کی محبت سے بڑھی ہوئی ہے۔ گو وہ بھی کم ہے نسبتی طور پر اگر کمی ہو۔ تو وہ بھی ایمان کو قائم رکھنے والی چیز ہوتی ہے۔ مگر وہ نسبت بھی آج ٹوٹ چکی ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان کے خلاف کوئی مسلمان کوئی بات نہیں کرتا۔ مگر ایسے ہزاروں مسلمان ہیں۔ جو

خدا تعالیٰ کی شان کے خلاف

بات کر دیتے ہیں۔ ہزاروں۔ لاکھوں مثالیں اس قسم کی مسلمانوں میں پائی جاتی ہیں

میں جب حج کے لئے گیا۔ تو اسی جہاز میں بعض مسلمان نوجوان بھی سوار تھے۔ جو بیرسٹری کی تعلیم کے لئے انگلستان جا رہے تھے۔ اور وہ سارا دن

مذہب اور خدا تعالیٰ

کی ذات کے خلاف حملے کرتے رہتے تھے۔

خدا تعالےٰ کی ہستی اس کی صفات اور مذہب کی ضرورت کی ہنسی اڑاتے تھے۔ کئی دن تک یہی حال رہا۔ ان میں

ایک ہندو نوجوان

بھی تھا۔ اور وہ بھی ویسا ہی دہریہ مزاج تھا جیسے مسلمان۔ وہ سارے ملکر اعتراض کرتے رہتے تھے۔ اور میں ان کو جواب دیتا تھا۔ ان کے اعتراض بھی کوئی علمی اعتراض نہ ہوتے تھے۔ بلکہ ہنسی مذاق کی قسم کے اعتراضات کرتے تھے پیشتر اعتراض اس قسم کے ہوتے تھے۔ کہ مثلاً جہاز کا سٹوارٹ جو کھانا لاتا ہے وہ پانچ چھ پلیٹیں اٹھالاتا ہے۔ اور میں یہ چھوٹا سا تنکا میز پر رکھتا ہوں۔ خدا اسے تو یہاں سے اٹھا دے۔ اسی قسم کی باتوں کے دوران میں مذہب کے ساتھ ہنسی کرتے کرتے ایک دن اس ہندو نوجوان نے

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان کے خلاف

کوئی بات کہہ دی۔ اس پر وہ سب مسلمان نوجوان طیش میں آگئے۔ اور کہنے لگے۔ کہ ہم رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلاف کوئی بات نہیں سن سکتے۔ حالانکہ وہ خود سارا سارا دن خدا تعالےٰ کا مذاق اڑاتے رہتے تھے۔ میں نے ان سے کہا۔ کہ اگر خدا ہی کوئی نہیں تو محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تو رسول رہتے ہی نہیں۔ ان کی تو ساری عمر ہی اس خیال کے پھیلانے میں صرف ہوئی۔ کہ خدا ایک ہے وہ زندہ خدا ہے۔ اور وہی اس دنیا کا سارا کارخانہ چلاتا ہے۔ اگر خدا ہی کوئی نہیں۔ اور نہ وہ اس دنیا کے کارخانے کو چلاتا ہے۔ اور یہ سب باتیں غلط ہیں۔ تو پھر یہ تعلیم پھیلانے والا کتنے اعتراض کے نیچے ہے۔ مگر انہوں نے کہا۔ کہ ہم دلیل وغیرہ نہیں جانتے۔ ہمیں

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات سے محبت

ہے۔ اور ان کے خلاف ہم کوئی بات نہیں سن سکتے ۔

یہ بالکل عیسائیوں والی کیفیت ہے وہ بھی خدا تعالےٰ کے خلاف باتیں کر لیتے ہیں۔ مگر حضرت عیسٰے علیہ السلام کے خلاف کوئی بات برداشت نہیں کر سکتے حتیٰ کہ ان میں سے جو دہریہ ہیں۔ ان میں سے بھی اکثر خدا تعالےٰ کو تو گالیاں دیتے ہیں۔ مگر

حضرت عیسٰے علیہ السلام کے خلاف

کوئی بات نہیں سن سکتے۔ میں جب ولائت گیا۔ تو وہاں بعض دوست ایک دہریہ ڈاکٹر کو میرے ساتھ ملاقات کے لئے لائے۔ میں نے ان سے باتیں کرتے ہوئے کہا۔ کہ آپ کے دل میں مذہب موجود ہے۔ مگر اس نے کہا کہ نہیں میں کلی طور پر مذہب کو چھوڑ چکا ہوں۔ میں نے باتوں باتوں میں بعض وہ اعتراضات جو اناجیل کے رو سے حضرت مسیح علیہ السلام کی زندگی پر پڑتے ہیں بیان کئے۔ تو وہ طیش میں آگئے۔ اور کہنے لگے۔ کہ

آپ یسوع مسیح پر اعتراض کیوں کرتے ہیں۔

میں نے کہا کہ جب آپ مذہب کے ہی قائل نہیں۔ تو پھر حضرت عیسٰے کی عزت آپ کیوں کرتے ہیں۔ مگر انہوں نے کہا۔ کہ نہیں میں حضرت عیسٰے پر اعتراض برداشت نہیں کر سکتا۔ تو

مسلمانوں میں بھی ایک طبقہ

ایسا ہے۔ جو اس نسبت کو قائم نہیں رکھ رہا۔ جو خدا تعالےٰ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقام میں ہے۔ اور اس وجہ سے وہ عقلی توازن بھی کھو بیٹھا ہے۔ جو انسان بڑی چیز کو چھوٹی اور چھوٹی کو بڑی قرار دیتا ہے۔ وہ اور بھی بیسیوں قسم کی غلطیاں کرتا ہے۔ اور اپنے عقلی توازن کو قائم نہیں رکھ سکتا۔ یہ فرق اس لئے ہے۔ کہ مسلمانوں میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کے جذبات بڑھانے کے لئے پورا زور لگایا گیا۔ اور اللہ تعالےٰ کی محبت کے جذبات پیدا کرنے کے لئے اتنا زور نہیں لگایا گیا۔ اور اس لئے

اللہ تعالےٰ سے محبت کا احساس

قوم میں شدید نہیں ہوا۔ کسی کے دل میں خدا تعالےٰ کے متعلق کوئی شبہ پیدا ہوا۔ اور اس نے کسی مجلس میں اظہار کیا۔ تو لوگوں نے وہ غیرت نہیں دکھائی۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق دکھائی۔ اس لئے قوم میں ایک جذبہ بڑھتا گیا۔ اور دوسرا کم ہوتا گیا۔ یہی حال

کھانے پینے کے بارہ میں

ہے۔ سؤر کے متعلق مسلمانوں میں شدید جذبہ ہے۔ مگر شراب کے متعلق اتنا نہیں۔ اگر کسی کو شراب پیتا دیکھ لیں۔ تو اس سے اتنی نفرت نہیں کرتے۔ لیکن سؤر کھانے والا مسلمانوں میں نہیں رہ سکتا۔ اگرچہ بعض مغربی تہذیب کے اثر میں آکر کھا بھی لیتے ہیں۔ مگر ایسے بہت کم ہیں۔ سینکڑوں نوجوان یورپ میں جاکر حلال حرام کی تمیز چھوڑ دیتے ہیں۔ مگر سؤر سے پھر بھی پرہیز کرتے ہیں۔ اگرچہ بعض ایسے بھی ہیں۔ جو وہاں سؤر بھی کھا لیتے ہیں۔ مگر یہاں آکر اس کا اظہار نہیں کرتے۔ لیکن سینکڑوں ہیں۔ جو وہاں جاکر شراب پیتے ہیں۔ ناچوں وغیرہ میں شامل ہوتے ہیں۔ اور باقی سب باتیں کرتے ہیں مگر سؤر نہیں کھاتے۔ اور اس کی وجہ یہی ہے۔ کہ مسلمانوں میں اس کے خلاف شدید جذبہ ہے۔ تو

جب قومی جذبات شدت اختیار کر لیں۔

تو قوم کے افراد میں یہ احساس پیدا ہو جاتا ہے۔ کہ یہ کام نہیں کرنا۔ حالانکہ اس سے زیادہ بُرے کام بھی کر لیتے ہیں مسلمانوں میں کئی حرام خور ہیں۔ بددیانت چور۔ ڈاکے مارنے والے اور ظالم بھی ہیں مگر وہ سؤر نہیں کھاتے۔ کیونکہ اس کے خلاف شدید جذبات پیدا کر دیئے گئے۔ اسی طرح ان میں بہت سے ایسے ہیں۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی

محبت کا دعوےٰ

کرتے ہیں۔ مگر اللہ تعالےٰ سے کوئی محبت نہیں۔ شرک کرتے ہیں۔ قبروں پر جاکر سجدے کرتے ہیں۔ اور غیر اللہ سے مرادیں مانگتے ہیں بلکہ بعض واعظ تو برملا اپنے وعظوں میں کہہ دیتے ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ کے خلاف اگر کوئی بات ہو۔ تو ہمیں اس کی پروا نہیں مگر ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلاف کوئی بات نہیں سن سکتے۔ اور وہ سمجھتے ہیں۔ کہ یہ ذریعہ نجات کا ہے۔ حالانکہ جو خدا تعالےٰ کو چھوڑتا۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نسبت قائم کرتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو قیامت کے روز اس کی شکل دیکھنا بھی پسند نہ کریں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی کا ایک نظارہ

اس سلسلہ میں ہمارے لئے سبق ہے۔ آپ ایک دفعہ باہر تشریف لے گئے۔ لاہور کا ریلوے سٹیشن تھا۔ دوست آپ کے گرد حلقہ باندھ کر کھڑے تھے۔ کہ اتنے میں پنڈت لیکھرام بھی وہاں آگئے۔ اور جیسے آدمی بڑے آدمی کو سلام کرتا ہے۔ پنڈت صاحب نے بھی آپ کو سلام کیا۔ مگر آپ نے مونہہ دوسری طرف پھیر لیا۔ پنڈت صاحب نے پھر سلام کیا۔ مگر آپ نے پھر مونہہ پھیر لیا۔ وہ آریہ سماج میں بہت شہرت رکھتے تھے۔ اور یہ فرقہ پنجاب کے ہندوؤں میں بہت طاقت رکھتا ہے۔ اور معزز ترین عہدے ان لوگوں کے ہاتھ میں ہیں۔ جماعت کے بعض دوستوں نے خیال کیا۔ کہ یہ بڑا آدمی ہے۔ اس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جو سلام کیا ہے۔ تو گویا ہماری بڑی عزت قائم ہوئی ہے۔ اور آپ نے جو جواب نہیں دیا۔ تو اس کی وجہ شائد یہ ہے۔ کہ آپ نے سنا نہیں۔ شیخ رحمت اللہ صاحب مرحوم جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بہت محبت رکھتے تھے۔ گو بعد میں پیغامی ہو گئے تھے۔ مگر وفات کے وقت آپ نے اس پر اظہار ندامت بھی کیا۔ اور مجھے دعا کے لئے کہلا کے بھی بھیجا۔ انہوں نے یہ سمجھ کر کہ

آریوں کے لیڈر کا سلام

کرنا بڑی عزت کی بات ہے عرض کیا۔ کہ حضور نے شائد دیکھا نہیں۔ پنڈت لیکھرام صاحب سلام کہتے ہیں۔ میں تو اس وقت بچہ تھا۔ مگر دوسرے دوستوں کی روائت ہے۔ کہ آپ یہ بات سنکر جوش میں آگئے۔ اور فرمایا کہ یہ شخص میرے آقا کو تو گالیاں دیتا ہے۔ اور مجھے سلام کہتا ہے ۔

جس طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہمارے آقا ہیں۔ اسی طرح

ہمارا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا آقا اللہ تعالےٰ ہے

اور وہی اصل ہستی ہے۔ انسان خواہ کتنا بڑا ہو

خدا تعالےٰ کی برابری تو نہیں کرسکتا۔ تو چاہیئے تو یہ تھا۔ کہ خدا تعالےٰ کے لئے مسلمانوں کے دلوں میں غیرت زیادہ ہوتی۔ اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے لئے اس کی نسبت کم۔ مگر ایسا نہیں ہے۔ حالانکہ خود آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کا نمونہ ہمارے سامنے ہے۔

احد کی جنگ میں

جب بعض مسلمانوں کی غلطی کی وجہ سے مسلمانوں کی فتح شکست سے بدل گئی۔ اور کفار نے پیچھے سے حملہ کر کے مسلمانوں کو تتر بتر کر دیا۔ تو ایسی خطرناک حالت پیدا ہوگئی۔ کہ بعض مسلمانوں نے یہ خیال کیا۔ کہ ہمیں آج کفار تہ تیغ اور نیست و نابود کر دیں گے۔ اور لشکر میں سے بعض تو ایسے گھبرائے۔ کہ بھاگ کر مدینہ جا پہونچے اور یہ بھی مشہور ہو گیا۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم شہید ہو گئے ہیں۔ اور مسلمانوں کی یہ کیفیت تھی۔ کہ زمین و آسمان ان کے لئے تنگ ہو گئے تھے۔ اور وہ سمجھنے لگے تھے۔ کہ آج ہمارے ٹھکانے کی کوئی جگہ نہیں۔

ایک انصاری

کے متعلق لکھا ہے۔ کہ وہ فتح ہونے کے بعد لشکر سے پیچھے چلے گئے۔ انہوں نے کھانا نہ کھایا تھا۔ اور فتح حاصل ہونے کے بعد جب مسلمان کافروں کو قید کرنے لگے۔ تو وہ الگ چلے گئے۔ ان کے پاس کچھ کھجوریں تھیں۔ جو وہ کھانے لگے۔ وہ ٹہلتے ٹہلتے جو آئے۔ تو دیکھا۔ کہ حضرت عمرؓ ایک پتھر پر بیٹھے رو رہے ہیں۔ انہوں نے حیرت سے پوچھا۔ کہ عمرؓ مسلمانوں کو فتح ہوئی ہے۔ اور آپ رو رہے ہیں۔ کیا بات ہے۔ حضرت عمرؓ نے کہا۔ کہ کیا تمہیں پتہ نہیں کیا ہوا؟ انہوں نے کہا۔ نہیں۔ حضرت عمرؓ نے کہا۔ کہ دشمن نے اچانک پیچھے سے حملہ کر دیا۔ اور مسلمان تتر بتر ہو گئے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم بھی شہید ہو گئے۔ ان کے پاس دس۔ پندرہ یا بیس جتنی بھی کھجوریں تھیں۔ وہ کھا چکے تھے۔ اور صرف ایک کھجور باقی تھی۔ حضرت عمرؓ کی یہ بات سنی۔ تو اس کھجور کو زمین پر پھینک دیا اور کہا۔ کہ میرے اور خدا تعالےٰ کی جنت کے درمیان اس کھجور کے سوا اور کیا ہے۔ پھر حضرت عمرؓ کی طرف تعجب سے دیکھا۔ اور کہا۔ کہ عمر! رو کس لئے رہے ہو۔ ہمارا کام یہ ہے۔ کہ جہاں رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم گئے ہیں۔ وہیں ہم بھی جائیں۔ یہ کہکر تلوار کھینچی۔ اور اکیلے ہی دشمن کے لشکر پر جا پڑے۔ اور ایسی بے جگری سے لڑے کہ جنگ کے بعد ان کی لاش بھی ایک جگہ نہ ملی۔ بلکہ ہاتھ کٹا ہوا کہیں سے ملا۔ پاؤں کہیں سے۔ اور دھڑ کہیں سے۔ تو یہ گویا ایسا سخت وقت تھا۔ کہ جو

اسلام کے تاریک ترین اوقات میں سے ایک

تھا۔ مگر جلدی ہی صحابہ رضؓ کو معلوم ہو گیا۔ کہ یہ ان کی غلطی تھی۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم زندہ ہیں۔ آپ کے جو محافظ تھے۔ وہ شہید ہو ہو کر آپ کے اوپر گر پڑے تھے۔ اور آپ بے ہوش ہو کر ان کے نیچے پڑے تھے۔ صحابہ رضؓ نے آپ کو لاشوں کے نیچے سے نکالا۔ اور جوں جوں مسلمانوں کو علم ہوتا گیا۔ وہ آپ کے گرد جمع ہونے لگے۔ مگر پھر بھی ان کی تعداد تھوڑی تھی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم ان کو ساتھ لے کر پہاڑ کے دامن میں چلے گئے۔ ابو سفیان نے بڑے تکبر سے آواز دی۔ کہ مسلمانو! کہاں ہے تمہارا محمد؟ (صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم) ہم نے اُسے مار دیا۔ صحابہ رضؓ جواب دینا چاہتے تھے مگر

آپ نے روک دیا۔

کفار کو خیال تھا۔ کہ مسلمانوں کے سب لیڈر مارے گئے ہیں۔ اس لئے ابو سفیان نے پھر آواز دی۔ کہاں ہے ابوبکرؓ۔ ہے تو بولے۔ صحابہ رضؓ پھر جواب دینا چاہتے تھے۔ مگر آپ نے روک دیا۔ پھر اس نے کہا۔ کہ کہاں ہے عمرؓ؟ ہے تو جواب دے۔ حضرت عمرؓ تو کہنا چاہتے تھے۔ کہ میں تمہارا سر توڑنے کے لئے یہاں موجود ہوں۔ مگر آپ نے فرمایا مت بولو۔ دشمن کو کیوں اپنی اطلاع دیں۔ دراصل ابو سفیان کی غرض یہی تھی۔ کہ مسلمانوں کی خبر معلوم کرے۔ اور پتہ لگائے۔ کہ کون کون زندہ ہے۔ اور کون کون نہیں۔ اور وہ اپنے خیال کو یقین سے بدلنا چاہتا تھا۔ آج کل بھی جنگ میں ایسی خبریں مشہور ہوتی رہتی ہیں۔ جن کی غرض صرف

اطلاع حاصل

کرنا ہوتی ہے۔ مثلاً مشہور کر دیتے ہیں کہ فلاں جرنیل پکڑا گیا ہے۔ یا فلاں جہاز ڈوب گیا ہے۔ اور جرنیل یا جہاز جس حکومت کا ہوتا ہے۔ وہ خاموش رہتی ہے۔ اس وقت تردید نہیں کرتی۔ بعد میں کسی وقت اس کی تردید کر دیتی ہے۔ ایسی غلط خبر مشہور کرنے سے دشمن کا منشاء یہ ہوتا ہے۔ کہ معلومات حاصل کرے۔ کفار کی غرض بھی یہی تھی۔ اس لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے منع فرما دیا۔ کہ دشمن کو پتہ دے کر کیوں حملہ کرواتے ہو۔ جب مسلمانوں کی خاموشی سے ابو سفیان نے سمجھ لیا۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم حضرت ابوبکرؓ۔ اور حضرت عمرؓ سب کو ہم نے مار دیا ہے۔ تو اس نے بڑے زور سے اپنا

مشرکانہ نعرہ

بلند کیا۔ اور کہا۔ اُعلُ ھبل۔ اُعلُ ھبل یعنی ہمارا ھبل دیوتا بڑی شان والا ہے مسلمان بھلا اس کے مقابل پر کب ٹھہر سکتے تھے۔ یہ بات سنکر آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے جو اپنی موت کا اعلان سنکر اور اپنے صحابہ رضؓ کی موت کا اعلان سنکر خاموش تھے۔ اور اپنے صحابہ رضؓ کو بھی جواب دینے سے روک رہے تھے۔ صحابہ رضؓ سے فرمایا۔ کہ

جواب کیوں نہیں دیتے

چونکہ پہلے کئی بار آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم صحابہ رضؓ کو روک چکے تھے۔ اس وجہ سے صحابہ رضؓ خیال کرتے تھے۔ کہ شائد ہمیں بولنے کا حکم نہیں۔ اور اس لئے خاموش تھے۔ مگر جب ابو سفیان نے کہا۔ کہ اُعلُ ھبل۔ تو آپ نے فرمایا۔ کہ جواب کیوں نہیں دیتے۔ صحابہ رضؓ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ۔ ہم تو آپ کی وجہ سے خاموش تھے۔ آپ نے فرمایا۔ نہیں۔ جواب دو۔ کہ

اللہ اعلیٰ واجل

یعنی تمہارے ھبل کی کیا حقیقت ہے۔ اللہ تعالےٰ ہی بلند اور سب سے زیادہ طاقتور ہے۔

دیکھو۔ کس طرح اپنی اور اپنے صحابہ رضؓ کی موت کا اعلان تو برداشت کر لیا۔ مگر جب خدا تعالےٰ کا نام آیا۔ تو اس وقت آپ نے اس بات کی کوئی پروا نہیں کی۔ کہ ہم تھوڑے ہیں۔ اگر دشمن کو پتہ لگ گیا۔ تو وہ حملہ کر کے نقصان پہونچائے گا۔ بلکہ صحابہ رضؓ سے فرمایا۔ کہ جواب دو۔ تو

نسبت کو قائم رکھنا ضروری ہوتا ہے

رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے شرک کے خلاف صحابہ میں ایسا جذبہ پیدا کر دیا تھا۔ کہ وہ اسے برداشت نہیں کر سکتے تھے۔ چنانچہ جب آپ کی وفات ہوئی۔ تو بعض صحابہ رضؓ نے خیال کیا۔ کہ آپ کی وفات بے وقت ہوئی ہے۔ بعض نے خیال کیا۔ کہ آپ ابھی زندہ ہیں۔ آسمان پر گئے ہیں اور پھر آئیں گے۔ اور یہ خیالات اتنی طاقت پکڑ گئے تھے۔ کہ کسی کو جرأت نہ ہوتی تھی کہ ان کی تردید کرے۔ حتیٰ کہ جن کے حواس قائم تھے۔ وہ بھی اس کی تردید نہ کر سکتے تھے حضرت ابوبکرؓ مدینہ سے کہیں باہر گئے ہوئے تھے۔ وفات سے کچھ عرصہ قبل رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی طبیعت کچھ سنبھل گئی تھی۔ اس لئے آپ کسی کام کے لئے باہر چلے گئے۔ بعض صحابہ نے آپ کی طرف آدمی بھیجا۔ آپ کو اطلاع ہوئی۔ تو فوراً واپس آئے۔ اس وقت ایسی حالت تھی۔ کہ

حضرت عمرؓ تلوار لے کر کھڑے تھے

کہ جو شخص کہے گا۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فوت ہو گئے ہیں۔ میں اس کی گردن اڑا دوں گا۔ آپ بہت جوشیلے آدمی تھے۔ اور مسجد میں یہ کہہ رہے تھے۔ کہ اگر کسی نے کہا۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی وفات ہو گئی ہے۔ تو میں اس کی گردن اڑا دوں گا۔ حضرت عمرؓ کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے جو عشق تھا۔ اسے مدنظر رکھتے ہوئے ان کی یہ حالت سمجھ میں آسکتی ہے

حضرت ابوبکرؓ جب تشریف لائے

تو حضرت عائشہ کے گھر میں جو آپ کی بیٹی تھیں۔ چلے گئے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی لاش بھی وہیں پڑی تھی۔ آپ نے حضرت عائشہ رضؓ سے پوچھا۔ کہ کیا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فوت ہو گئے۔ انہوں نے کہا۔ ہاں۔ فوت ہو گئے ہیں۔ آپ خاموشی سے جسم اطہر کے پاس پہونچے سر سے کپڑا اٹھایا۔ پیشانی کو بوسہ دیا۔ اور کہا۔

کہ اے اللہ کے رسول اللہ تعالےٰ آپ پر دو موتیں وارد نہیں کرے گا۔ یعنی ایک تو آپ جسمانی طور پر فوت ہو گئے ہیں۔ اب یہ نہیں ہوگا کہ مسلمانوں میں مشرکانہ عقائد قائم ہو جائیں اور روحانی طور پر آپ کا مشن مر جائے۔ یہ کہہ کر آپ

مسجد میں آئے

حضرت عمرؓ نے آپ کو بٹھانا چاہا مگر آپ نے جھٹکا دے کر ان کو پرے ہٹا دیا اور کھڑے ہو گئے۔ اور یہ آیت پڑھی۔ ما محمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل افان مات او قتل انقلبتم علىٰ اعقابکم۔ یعنی اے مسلمانو! محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں کتنے ہی محبوب تھے کتنے ہی پیارے تھے۔ ہم آپ کے لئے جانیں دیتے تھے۔ لیکن بہر حال وہ انسان تھے۔ اور جس طرح آپ سے پہلے تمام رسول فوت ہو گئے آپ بھی فوت ہو گئے۔ پھر آپ نے زور سے فرمایا کہ بعض لوگ ہیں جو سمجھتے ہیں۔ کہ آپ کی وفات ناممکن ہے۔ لیکن من کان یعبد محمداً فان محمداً قد مات ومن کان یعبد اللہ فان اللہ حیّ لا یموت۔ جو تم میں سے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پوجتا تھا۔ میں اسے علی الاعلان سناتا ہوں۔ کہ محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) فوت ہو گئے لیکن جو خدا تعالےٰ کی پوجا کرتا تھا۔ اسے بتاتا ہوں۔ کہ وہ زندہ ہے اور اس پر موت کبھی نہیں آسکتی۔ یہ وہ اعلان تھا جسے سنکر کسی کے دل میں بھی وہ وسوسہ باقی نہ رہا۔ اور انہوں نے سمجھ لیا۔ کہ ہمارا خیال قرآن کریم کی تعلیم کی روشنی میں نہیں ٹھہر سکتا۔

حضرت عمرؓ جو تلوار لے کر کھڑے تھے کہ جو کہے گا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم وفات پا گئے ہیں۔ میں اس کی گردن اڑا دوں گا۔ وہ کہتے ہیں کہ جب حضرت ابوبکرؓ نے یہ آیت پڑھی کہ ما محمداً الا رسول قد خلت من قبله الرسل۔ یعنی محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) اللہ تعالےٰ کے رسول ہیں۔ جس طرح آپ سے پہلے تمام رسول فوت ہو گئے۔ آپ کے لئے بھی موت مقدر ہے۔ افان مات او قتل انقلبتم علىٰ اعقابکم۔ کیا اگر آپ وفات پا جائیں یا قتل ہو جائیں۔ تو تم اپنی ایڑیوں کے بل پھر جاؤ گے تو مجھے یوں معلوم ہوا کہ گویا یہ آیت قرآن کریم میں پہلے نہ تھی۔ اور اب نئی نازل ہوئی ہے اور مجھے سمجھ آگئی کہ واقعی آپ فوت ہو گئے ہیں۔ اور یہ خیال آتے ہی میری ٹانگیں کانپنے لگیں۔ اور باوجود تلوار کا سہارا ہونے کے میں زمین پر گر گیا۔ تو یہ

صحابہ کا ایک نمونہ

ہمارے سامنے ہے کہ کس قدر عشق ان کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات سے تھا۔ کیا آج کے مسلمان اس کا کوئی نمونہ پیش کر سکتے ہیں۔ اس عشق کی مثال قومی لحاظ سے قطعاً کہیں نہیں ملتی۔ کیا شاندار وہ قربانیاں ہیں۔ جو محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خاطر ان لوگوں نے کیں۔ اس

عشق کی مثالیں

بہت سی ہیں۔ ایک دفعہ ایک صحابی جنگ میں کفار کے ہاتھوں قید ہو گئے۔ کئی مسلمان پکڑے گئے۔ جن میں سے ایک وہ بھی تھے۔ دشمن نے انہیں مکہ والوں کے ہاتھ بیچ دیا۔ خریدنے والوں کے کسی رشتہ دار کو انہوں نے قتل کیا ہوا تھا۔ اس لئے انتقام لینے کی خاطر انہوں نے انہیں خرید لیا۔ تا قتل کر کے اپنے کلیجہ کو ٹھنڈا کریں۔ وہ انہیں طرح طرح کی تکالیف دیتے تھے۔ ہاتھوں اور پاؤں میں بیڑیاں ڈال رکھی تھیں۔ ایک دن انہیں کہا۔ کہ کیا تم یہ پسند کرو گے۔ کہ تمہاری جگہ یہاں محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہماری قید میں ہوں۔ اور تم گھر میں اپنے بیوی بچوں میں آرام سے بیٹھے ہو۔ یہ کیسا

نازک وقت

ہوتا ہے۔ جب انسان سمجھتا ہے۔ کہ میں دشمن کے قابو میں ہوں۔ اور وہ جو چاہے مجھے تکلیف پہونچا سکتا ہے۔ قیدی کی طاقت ہی کیا ہوتی ہے۔ کہ وہ اپنے پکڑنے والوں کے سامنے جواب دے سکے۔ مگر وہ صحابی کفار کی یہ بات سنکر حقارت کی ہنسی ہنسے۔ اور جواب دیا۔ کہ تمہیں میرے جذبات کا علم ہی نہیں۔ تم کہتے ہو کہ مجھے یہ پسند ہے یا نہیں کہ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) یہاں تم لوگوں کی قید میں ہوں۔ اور میں آرام سے گھر میں بیٹھا ہوں۔ میں تو یہ بھی پسند نہیں کر سکتا۔ کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ میں ہی ہوں۔ اور ان کے پاؤں میں کانٹا بھی چبھے اور میں گھر میں بیوی بچوں کے پاس آرام سے بیٹھا ہوں۔ غرض یہ شدید عشق تھا۔ جو ان لوگوں کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تھا۔ اسی

اُحد کی جنگ کا ایک اور واقعہ

ہے۔ ایک صحابی جنگ میں زخمی ہوئے جب کفار میدان سے ہٹ گئے۔ تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ سے فرمایا کہ زخمیوں کو دیکھو صحابہ تلاش کرنے لگے ایک انصاری رئیس زخمی پڑے تھے۔ اور ان کی حالت ایسی تھی۔ کہ چند منٹ میں ہی فوت ہونے والے تھے۔ ایک صحابی دیکھتے دیکھتے ان کے پاس پہونچے۔ اور بیٹھ گئے۔ حال دریافت کیا۔ اور کہا کہ کوئی پیغام اپنے بیوی بچوں اور رشتہ داروں کو دینا ہو تو دے دو۔ انہوں نے کہا کہ ہاں میں اسی انتظار میں تھا۔ کہ کوئی مسلمان ملے۔ تو اس کے ہاتھ پیغام بھیجوں۔ ہر شخص جانتا ہے۔ کہ

موت کا وقت

گھر میں بھی کیسا سخت ہوتا ہے۔ مرنے والے کی یہی خواہش ہوتی ہے۔ کہ چند منٹ بھی اور مل جائیں۔ تو بیوی بچوں اور بہن بھائیوں سے کوئی اور بات کر لوں۔ ان کے لئے کوئی وصیت کر جاؤں۔ لیکن وہ صحابی بیوی بچوں کے پاس نہیں تھے۔ گھر میں نہیں پڑے تھے۔ کسی ہسپتال میں نرم بستر پر نہیں لیٹے تھے بلکہ پتھریلی زمین پر پڑے تھے۔ مگر ایسی حالت میں بھی انہوں نے یہ پیغام نہیں دیا۔ کہ میری بیوی کو سلام دینا اور اسے کہنا کہ بچوں کی اچھی طرح پرورش کرے۔ یا یہ کہ میری جائداد اس رنگ میں تقسیم ہو۔ یا فلاں فلاں جگہ میرا مال ہے وہ لے لیا جائے۔ بلکہ کہا تو یہ کہا کہ میرے بچوں اور بھائیوں کو میری طرف سے یہ پیغام دینا کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تمہارے پاس

خدا تعالےٰ کی قیمتی امانت

ہیں۔ میں نے جب تک جان میں جان تھی۔ اسے قربان کر کے بھی اس امانت کی حفاظت کی۔ اور اب اپنے عزیز بھائیوں اور بچوں کو میری آخری وقت کی یہ وصیت ہے۔ کہ وہ بھی اپنی جانوں کے ساتھ اس امانت کی حفاظت کریں۔ اور یہ کہہ کر دم توڑ دیا۔ ذرا

اس حالت کا نقشہ

اپنے ذہنوں میں کھینچو۔ تم میں سے ہر ایک نے مرنے والوں کو دیکھا ہوگا۔ کسی نے اپنی ماں کو کسی نے باپ کو کسی نے بھائی بہن کو مرتے دیکھا ہوگا۔ ذرا وہ نظارہ تو یاد کرو۔ کہ کس طرح اپنے عزیزوں کے ہاتھوں میں اور گھروں میں اچھے سے اچھے کھانے پکوا کر اور کھا کر علاج کروا کر اور خدمت کرا کر مرنے والوں کی حالت کیا ہوتی ہے۔ اور کس طرح گھر میں قیامت بپا ہوتی ہے۔ اور مرنے والوں کو سوائے اپنی موت کے کسی دوسری چیز کا خیال تک بھی نہیں ہوتا۔ مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے صحابہ کے دلوں میں ایسا عشق پیدا کر دیا تھا۔ کہ انہیں آپ کے مقابلہ میں کسی اور چیز کی پرواہی نہ تھی۔ مگر

یہ عشق صرف اس وجہ سے تھا۔

کہ آپ خدا تعالےٰ کے پیارے ہیں۔ آپ کے محمدؐ ہونے کی وجہ سے یہ عشق نہ تھا۔ بلکہ آپ کے رسول اللہ ہونے کی وجہ سے تھا۔ وہ لوگ دراصل خدا تعالےٰ کے عاشق تھے۔ اور چونکہ خدا تعالےٰ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پیار کرتا تھا۔ اس لئے آپ کے صحابہ آپ سے پیار کرتے تھے۔ اور یہ تو مردوں کے واقعات ہیں۔

عورتوں کو دیکھ لو

ان کے دلوں میں بھی آپ کی ذات کے ساتھ کیا محبت اور کیا عشق تھا۔ اُحد کی جنگ کا ہی ایک اور واقعہ ہے۔ اس جنگ میں مشہور ہو گیا۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم شہید ہو گئے ہیں۔ مدینہ میں یہ خبر پہونچی تو عورتیں اور بچے بھی گھبرا کر روتے ہوئے شہر سے باہر نکل آئے۔ اور اُحد کی طرف بھاگے۔ اُحد مدینہ سے آٹھ نو میل کے فاصلہ پر ہے۔ جب وہ ادھر جا رہے تھے۔ تو اس وقت

مسلمانوں کا لشکر

بھی واپس آرہا تھا۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بھی اس کے ساتھ تھے۔ ایک سوار آگے آرہا تھا۔ جب وہ ایک عورت کے پاس سے گزرا تو اس نے دریافت کیا۔ کہ بھائی رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کیا حال ہے

وہ چونکہ آپ کو دیکھ کر آیا تھا۔ اور جانتا تھا۔ کہ آپ بخیریت ہیں۔ اور اس وجہ سے اس کا دل مطمئن تھا۔ اس لئے اس عورت کے سوال کی طرف تو دھیان نہ دیا۔ اور کہا کہ بہن بڑا افسوس ہے۔ تمہارا باپ جنگ میں مارا گیا۔ اس عورت نے کہا۔ کہ میں نے تو باپ کا نہیں پوچھا۔ میں نے تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق دریافت کیا ہے۔ مگر اس کا دل چونکہ مطمئن تھا۔ اس نے پھر اس عورت کے سوال پر توجہ نہ دی۔ اور کہا کہ افسوس ہے۔ تمہارا بھائی بھی مارا گیا۔ اس نے کہا کہ تم مجھے یہ بتاؤ کہ

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا کیا حال ہے

مگر وہ چونکہ جانتا تھا۔ کہ آپ خیریت سے ہیں۔ اس لئے پھر کہا کہ تمہارا خاوند بھی شہید ہو گیا۔ مگر اس عورت نے پھر کہا۔ کہ تم مجھے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق بتاؤ۔ میں کچھ اور نہیں پوچھتی۔ اس نے کہا۔ کہ وہ تو خیریت سے ہیں۔ یہ سن کر اس عورت نے کہا۔ کہ بس پھر مجھے کسی کے مرنے کی کوئی پروا نہیں۔ اگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم زندہ ہیں۔ تو ہر چیز میرے لئے زندہ ہے۔ دیکھو کس طرح ایک عورت کے لئے اس کے بھائی۔ باپ اور خاوند پیارے ہوتے ہیں۔ لیکن وہ سارے کے سارے مارے جاتے ہیں۔ مگر اسے یہ بھی سمجھ نہیں آتی۔ کہ وہ صحابی اس کے سوال کا جواب کیوں نہیں دیتا۔ یہ محبت تھی۔ جو خدا تعالےٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق ان لوگوں کے دلوں میں پیدا کر دی تھی۔ مگر باوجود اس کے وہ

خدا تعالیٰ کو ہر چیز پر مقدم رکھتے تھے

اور یہی توحید تھی۔ جس نے ان کو دنیا میں ہر جگہ غالب کر دیا تھا۔ خدا تعالےٰ کے مقابلہ میں وہ نہ ماں باپ کی پروا کرتے تھے۔ اور نہ بہن بھائیوں کی۔ اور نہ بیویوں اور خاوندوں کی۔ ان کے سامنے ایک ہی چیز تھی۔ اور وہ یہ کہ ان کا خدا ان سے راضی ہو جائے۔ اسی لئے اللہ تعالےٰ نے ان کے لئے رضی اللہ عنہم فرما دیا۔ انہوں نے اللہ تعالےٰ کو ہر چیز پر مقدم کر لیا۔ اور اللہ تعالےٰ نے ان کو مقدم کیا۔ مگر

بعد میں مسلمانوں کی یہ حالت نہ رہی

اور اب اگر ان کا اللہ تعالےٰ سے تعلق ہے تو محض دماغی ہے۔ دل کا نہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا ذکر اگر ان کے سامنے کیا جائے۔ تو ان کے دلوں میں محبت کی تاریں ہلنے لگتی ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے عزیزوں کے ذکر پر بھی یہ تاریں ہلتی ہیں۔

ابھی محرم گزرا ہے

شیعہ تو اس پر امام حسینؓ کا ماتم کرتے ہیں۔ اور سنی بھی ان کے ذکر پر جوش میں آ جاتے ہیں۔ مگر اللہ تعالےٰ کے ذکر پر ان کے دلوں میں محبت کی کوئی تار نہیں ہلتی۔ حالانکہ انہیں سوچنا چاہیئے کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم اگر قیمتی وجود ہیں۔ تو یہ قیمتی وجود ہمیں کس نے دیا۔ یہ ہمارے رب نے ہی دیا تھا۔ جو شخص موتی کو یاد رکھتا ہے۔ مگر اس کے دینے والے کو بھول جاتا ہے۔ اس سے زیادہ کافر نعمت اور کون ہو سکتا ہے۔

حقیقی ترقی

اللہ تعالےٰ کی محبت سے ہی حاصل ہوتی ہے۔ مگر چونکہ مسلمانوں نے خدا تعالےٰ کی محبت کو قومی جذبہ نہ بنایا۔ اس لئے وہ ان میں سرد ہو گئی۔

پس میں جماعت کے دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ اس جذبہ کو اپنے دلوں میں پیدا کریں۔ یہ

تمام نیکیوں کی جڑ

ہے۔ اگر کسی کو جھوٹ کی عادت ہے۔ تو اس لئے کہ خدا تعالےٰ کی محبت اس کے دل میں پوری نہیں۔ اگر بد دیانتی ہے تو اسی لئے کہ خدا تعالےٰ کی محبت کامل نہیں۔ باقی انبیاء کی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی اسی لئے آئے تھے۔ کہ خدا تعالےٰ کی محبت دلوں میں قائم کریں۔ اور جب یہ جذبہ کسی قوم میں پیدا ہو جائے۔ تو سب باتیں خود بخود درو بہ اصلاح ہو جاتی ہیں جس دل میں خدا تعالےٰ کی محبت ہو۔ وہ ایک قیمتی موتی ہوتا ہے۔ اور جس طرح تم میں سے کوئی بھی قیمتی موتی کو پاخانہ میں نہیں پھینکتا۔ اللہ تعالےٰ بھی اس دل کو جس میں اس کی محبت ہو۔ گندگی میں نہیں پھینکتا۔ پس اپنے دلوں میں بھی اس جذبہ کو پیدا کرو۔ اور جماعت میں بھی اسے پیدا کرو۔

ہماری جماعت کے مبلغ اور واعظ

جب بھی موقعہ ملے۔ خدا تعالےٰ کی محبت اور اس کی عظمت دلوں میں قائم کریں۔ اور یہ آگ اس طرح ہر دل میں لگی ہوئی ہو۔ کہ تمہیں بھی اور تمہارے گرد و پیش رہنے والوں کو بھی جلاتی رہے۔ یہی نقطۂ مرکزی ہے ہر مذہب کا۔ اور یہی نقطہ مرکزی ہے۔ خدا تعالےٰ سے آنے والے سب دینوں کا۔ جس دین میں

خدا تعالےٰ کی محبت

نہیں وہ دین مردہ ہے۔ جس دل میں خدا تعالیٰ کی محبت نہیں۔ وہ دل مردہ ہے۔ اور جس قوم میں خدا تعالےٰ کی محبت نہیں وہ قوم مردہ ہے۔ نہ وہ مذہب کسی کو نجات دلا سکتا ہے جس میں خدا تعالےٰ کی محبت نہیں۔ اور نہ وہ دل نجات پا سکتا ہے جس میں خدا تعالےٰ کی محبت نہیں۔ اور نہ وہ قوم دنیا میں کوئی کام کر سکتی ہے۔ جس قوم میں خدا تعالےٰ کی محبت نہ ہو۔ پس خدا تعالےٰ کی محبت دلوں میں پیدا کرو۔ اس جذبہ کو قومی جذبہ بناؤ۔ پھر سب کمزوریاں خود بخود دور ہو جائیں گی۔ وہ انسان بھی کیا انسان ہے۔ جو صبح اٹھتا اور اپنے دنیوی کام کاج میں لگ جاتا ہے۔ اور جب رات ہوتی ہے سو جاتا ہے۔ اور دن رات میں ایک منٹ کے لئے بھی

خدا تعالیٰ کی محبت کی چنگاری

اس کے دل میں نہیں سلگتی۔ حالانکہ خدا تعالےٰ کے وجود کا خیال کر کے بھی سر سے پیر تک جسم میں رعشہ طاری ہو جانا چاہیئے۔ اور قلب کی تار تار ہل جانی چاہیئے۔ آج دنیا میں کسی نے کسی امام کی محبت کو قومی جذبہ بنا لیا ہے کسی نے ختم نبوت کے غلط معنے کر کے اسے قومی جذبہ بنا لیا ہے۔ کسی قوم نے سوراج کو اپنا قومی جذبہ بنا لیا ہے مگر

میں احمدیوں سے کہتا ہوں

کہ تمہارا قومی جذبہ خدا تعالےٰ کی محبت ہونا چاہیئے۔ اور تمہارے اندر سے خدا تعالےٰ کی محبت کی ایسی چنگاریاں نکل رہی ہوں۔ کہ تمہارے گرد و پیش رہنے والے بھی اس آگ سے جلنے لگیں۔ یہ کبھی نہیں ہو سکتا۔ کہ آگ جلے اور اس میں سے چنگاریاں نہ نکلیں۔ اس لئے جب تم اس آگ کو روشن کرو گے۔ تو وہ تمہارے گرد و پیش رہنے والوں کو بھی ضرور جلائے گی۔ جب تم خدا تعالےٰ کی محبت کو قومی جذبہ بناؤ گے۔ تو تمہارے ارد گرد ایسی دیوار قائم ہو جائے گی۔ کہ جسے توڑ کر شیطان اندر نہ آ سکے گا۔ اور کوئی ہلاک کر سکنے والی بلا اندر نہ آ سکے گی۔ اور یہ ایسا پاک مقام ہو گا۔ کہ خدا تعالےٰ اس سے جدا رہنا کبھی پسند نہیں کرے گا۔ دنیا کو دیکھو۔ اور دنیا داروں کے جذبات کو دیکھو۔ اور ان جذبات کے لئے جو وہ قربانیاں کر رہے ہیں۔ ان کو دیکھو۔ اور ان سے سبق حاصل کرو۔ ان کے جذبات بالکل ادنےٰ اور معمولی ہیں۔ لیکن تمہارا خدا جو تمہارا معشوق ہونا چاہیئے

حسین ترین وجود

ہے پس اس سے تمہاری محبت بہت زیادہ ہونی چاہیئے۔ اور اس محبت میں بہت زیادہ جوش اور بہت زیادہ گرمی ہونی چاہیئے۔ ایسی گرمی اور ایسا جوش۔ کہ اس کی مثال دنیا کی اور محبتوں میں نہ پائی جاتی ہو۔

دواخانہ خدمتِ خلق کی اکسیریں اور تریاق!

دواخانہ خدمتِ خلق میں نہایت محنت اور دیانت داری سے ہر قسم کی ادویہ تیار ہوتی ہیں۔ جن میں بعض دواخانہ کی اپنی تیار کردہ ہیں۔ بعض سابق مشہور اطباء کے نسخے ہیں۔ اور بعض حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے نسخے ہیں۔ دواخانہ خدمتِ خلق میں ہر قسم کے مفردات اعلیٰ سے اعلیٰ اور خالص فروخت کیلئے ہر وقت موجود رہتے ہیں۔ اور ایسی نادر ادویہ ملتی ہیں۔ جو اور کسی جگہ قادیان تو کیا پنجاب بھر میں نہیں مل سکتیں بلکہ بعض ادویہ دہلی تک سے بھی نہیں مل سکتیں۔ ہمارے دواخانہ میں حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کا ہر نسخہ تیار کیا جاتا ہے۔ آپ جو نسخہ پسند کریں تیار کرکے دے سکتے ہیں۔ ذیل میں چند اکسیریں اور تریاق دواخانہ کے تیار کردہ لکھے جاتے ہیں

شفا بخش

ملیریا کی بے نظیر دوا ہے۔ اس نے کونین کی ضرورت سے مستغنی کر دیا ہے۔ کونین کھانے سے جو نقص پیدا ہو جاتے ہیں۔ مثلاً سر میں چکر آنے لگتے تھے طبیعت گھٹ جاتی تھی۔ ان میں سے کوئی نقص اس میں نہیں۔ آرام سے بخار اتر جاتا ہے۔ تلی جگر اور معدہ کے لئے مفید ہے قیمت یکصد قرص ایک روپیہ

تریاق کبیر

تریاق کبیر ایک اسم بامسمیٰ تریاق ہے۔ کھانسی نزلہ۔ سر درد۔ پیٹ درد ہیضہ بچھو اور سانپ کاٹے پر ذرا سا لگانے اور ذرا سا کھلانے سے فوری اثر دکھاتا ہے۔ ہر گھر میں اس دوا کا ہونا ضروری ہے۔ اسے کیا خرید لیا گویا کہ تنخواہ دار ڈاکٹر گھر میں رکھ لیا۔ اس کے بعد خاص خاص بیماریوں میں ڈاکٹر کے مشورہ کی ضرورت نہیں آئیگی۔ قیمت بڑی شیشی ۱۲؍ درمیانی شیشی عہ چھوٹی شیشی ۸ر

اکسیر نزلہ

پرانے نزلہ کیلئے بینظیر دوا ہے کسقدر پرانا نزلہ ہو جڑ سے اکھاڑ دیتی ہے۔ جن لوگوں کو بار بار نزلہ ہوتا ہے یہ علامت دماغی اور سینہ کی کمزوری کی ہے۔ اور اسکا فوری علاج چاہیئے۔ اکسیر نزلہ استعمال کرکے دیکھیں کہ دوسرے بیسیوں علاجوں سے زیادہ مفید پڑیگا قیمت فی شیشی عہ

اکسیر شباب

جوانی میں جن لوگوں کو بڑھاپے کی سی کمزوری شروع ہو جاتی ہے اور گویا بہار سے پہلے ہی خزاں کا موسم آ جاتا ہے۔ ان کیلئے یہ دوا اکسیر ہے اس کے برابر مقوی دوا اور کوئی نہیں مل سکتی۔ تفصیلات میں جانا مشکل ہے۔ جنکی عمر بڑی ہو۔ ان کو ساتھ حبوب جوانی استعمال کرنی چاہیئے۔ قیمت تیس خوراک پانچ روپے

حبوب جوانی

جسطرح اکسیر شباب اعصابی کمزوریوں کے لئے ایک اکسیر دوا ہے۔ حبوب جوانی مادۂ حیوانیہ کے کم ہو جانے کا بینظیر علاج ہے۔ جن بیماروں کو دونوں قسم کی کمزوری ہو۔ انہیں اکسیر شباب اور حبوب جوانی دونوں کا استعمال کرنا چاہیئے۔ قیمت پچاس گولیاں تین روپے (۳؍)

معجون مقوی

سرد جسم کو گرم کرنیوالی۔ خون کا دوران تیز کرنیوالی کھوئی ہوئی طاقت کو واپس لانے والی۔ صرف کمزوروں اور بوڑھوں کو استعمال کرنی چاہیئے قیمت چار تولہ ایک روپیہ۔

زد جام عشق

مشہور نسخہ ہے۔ اس کی تعریف میں کچھ لکھنے کی ضرورت نہیں اسقدر لکھنا کافی ہے۔ کہ ہم نے خالص ادویہ سے تیار کیا ہے اور قیمتی ادویہ پوری مقدار میں ڈالی ہیں قیمت درجہ اوّل ساٹھ گولیاں چھ روپے درجہ دوم ساٹھ گولیاں چار روپے

حب مروارید عنبری

دل و دماغ کی طاقت کی بے نظیر دوا ہے۔ سینکڑوں سال کا مجرب نسخہ بطرز جدید ہم نے تیار کیا ہے۔ یہ ایسی مجرب دوا ہے کہ سینکڑوں طبیب اس کی خوبی کے معترف رہے ہیں۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کا معمول تھا۔ قیمت ۸۰ گولیاں چار روپے

حب جند

ہسٹیریا کا واحد علاج ہے۔ اعصابی کمزوریوں۔ مالیخولیا۔ دماغ کی تھکن۔ سر چکرانے وغیرہ کی بے نظیر دوا ہے۔ آزمودہ ہے دور دور تک یہ دوا جاتی ہے۔ اور اپنی تعریف کرواتی ہے۔ قیمت یک صد گولیاں پندرہ روپے۔

اکسیر جنین!

یہ دوا اکسیر ہے حاملہ عورتوں کو۔ جن کے بچے گر جاتے ہوں۔ یا مر جاتے ہوں۔ اس کا استعمال درد بھری تکلیف سے محفوظ رکھتا ہے۔ ایام حمل میں اٹھرا کیلئے بھی یہ معجون اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ اور اٹھرا کی گولیوں کا اثر تبھی اچھا ہوتا ہے کہ ساتھ اسکا استعمال کروایا جاوے۔ حضرت خلیفہ اول اسقاط اور اٹھرا کی شکار عورتوں کو یہ دوا استعمال کرواتے تھے۔ قیمت فی تولہ چار روپے

ہمدرد نسواں

یہ اٹھرا کی مرض کی گولیاں ہیں۔ ایام حمل اور بعد ماں کو کھلانی چاہئیں۔ اور بچہ کو بھی دینی چاہئیں اٹھرا کا بے خطا علاج ہے۔ بشرطیکہ اکسیر جنین کا استعمال ساتھ ہو۔ قیمت فی تولہ عہ

معجون کہربا

جن عورتوں کو خون کی کثرت ہو۔ ان کیلئے نہایت کارآمد دوا ہے۔ قیمت فی تولہ ۶ر

معجون نوفل

سیلان الرحم کی تکلیف سے بچانیوالی بے نظیر دوا ہے۔ قیمت چار تولہ ایک روپیہ

حب بسماک

غضب کی مفید دوا ہے۔ خشک کھانسی کو جڑھ سے اکھیڑ دیتی ہے کہ حیرت آتی ہے جن لوگوں کو دمہ نما کھانسی ہو۔ ان کو اس کا استعمال بہت مفید پڑیگا قیمت سو گولیاں عہ

حب کیسابب

کیساب جسم کو گرمی پہنچانے والی اور کمزوروں کو طاقت دینے والی بے نظیر دوا ہے۔ جو لوگ خون کا دباؤں کم ہو جانے کی وجہ سے چارپائی پر پڑ جاتے ہیں ان کیلئے بینظیر دوا ہے۔ قیمت یکصد گولیاں عہ

سرمہ ممیرا خاص

اس سرمہ کی تعریف کی ضرورت نہیں یہ سرمہ ہندوستان میں مشہور ہو چکا ہے۔ کثرت سے لوگ منگواتے ہیں۔ اور جو ایکدفعہ منگوائیں پھر کسی اور سرمہ کو ہاتھ نہیں لگاتے آنکھوں کی تمام بیماریوں۔ کمزوری۔ پانی آنے ککروں اور پڑبال وغیرہ سب کے لئے نہایت مفید ہے قیمت فی تولہ ۱۲؍ چھ ماشے عہ تین ماشے ۱۰ر

سفوف جند

جن عورتوں کو ماہواری درست طور پر نہ آتی ہوں ان کا بینظیر علاج ہے۔ قیمت فی تولہ ۸ر

سفوف ذیابیطس

ذیابیطس جیسی خطرناک بیماری کیلئے ہم نے بینظیر دوا تیار کی ہے۔ اس میں اس مرض کے تمام اسباب کو مدنظر رکھا گیا ہے۔ اور ہم نے ان خرابیوں کو دور کرنے کی کوشش کی ہے۔ جو اس مرض کا موجب ہوتی ہیں۔ قیمت پندرہ خوراک ۱۲؍

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی مبارک خواہش

کیا آپ اس کے پورا کرنے میں کوشاں ہیں؟

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے احباب جماعت کو جلسہ سالانہ کے موقعہ پر اخبارات سلسلہ کی اشاعت کی طرف توجہ کرنے کا ارشاد کرتے ہوئے "الفضل" کے متعلق اس خواہش کا اظہار فرمایا تھا۔ کہ اس کے کم از کم پانچ چھ ہزار خریدار ہونے چاہئیں۔

ہم الفضل کے خریدار احباب سے جن کے حلقۂ احباب میں یا جن کے علم میں ایک بھی احمدی ایسا ہے جو الفضل کے خریدنے کی استطاعت رکھتا ہے۔ مگر اُسے نہیں خریدتا۔ مؤدبانہ دریافت کرتے ہیں۔ کہ کیا انہوں نے حضور کی اس مبارک خواہش کو پورا کرنے کے لئے ایسے احمدی دوست کو الفضل کا خریدار بننے کی تحریک فرمائی؟

اگر کسی وجہ سے آپ کو ابھی تک اس کا موقعہ نہیں ملا۔ تو آپ کا فرض ہے۔ کہ سب سے پہلی فرصت میں یہ ضروری تحریک فرما کر اپنے پیارے امام کی خوشنودی اور اللہ تعالیٰ کی رضاء حاصل کریں۔ حضور نے توسیع اشاعت کو ایک اہم فرض قرار دیتے ہوئے فرمایا تھا:-

"یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ جس درخت کو پانی نہ ملتا رہے وہ خشک ہو جاتا ہے۔ اور اس زمانہ کی ضرورتوں کے لحاظ سے اخبار بھی پانی کا رنگ رکھتے ہیں۔ اس لئے ان کا مطالعہ ضروری ہے۔"

نیازمند منیجر الفضل قادیان

شیخ فیض قادر صاحب کے متعلق ضروری اعلان

شیخ فیض قادر صاحب سرکل کنٹرولر معرفت منیجر صاحب باٹا شو سٹور سیالکوٹ شہر کو نظارت ہذا کی طرف سے متعدد چٹھیاں لکھی گئی ہیں۔ ان کی طرف سے جواب نہ آنے پر رجسٹرڈ چٹھی مفصل لکھی گئی۔ جس کی وصولی کی رسید تو آگئی ہے۔ لیکن نظارت ہذا کو انہوں نے اس کا بھی جواب نہیں دیا۔ چونکہ ان کی طرف سے اب تک کوئی جواب نہیں آیا۔ اسلئے بذریعہ اعلان ہذا انکو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ اگر وہ اس اعلان کے شائع ہونے سے پندرہ دن کے اندر اندر نظارت ہذا کی رجسٹرڈ چٹھی $\frac{913}{28/10/41}$ کا جواب تسلی بخش نہ دیں گے تو نظارت ہذا اُن کے خلاف کارروائی کرنے پر مجبور ہوگی۔

(نوٹ) جماعتوں کے دوستوں میں سے کوئی دوست یہ اعلان شیخ صاحب کو پڑھا کر نظارت ہذا کو اطلاع کرے

ناظر امور عامہ سلسلہ احمدیہ قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

رنگون - ۴ر فروری - برما ریڈیو سے اعلان کیا گیا ہے کہ گذشتہ ۲ روز سے دشمن مرتبان کو ناکارہ کرنے کے لئے سخت حملے کر رہا ہے۔ پاآن پر بھی اسکی گولہ باری جاری ہے۔ برطانی فوج کے بہت سے سپاہی مولمین خالی کرتے وقت اصل فوج سے کٹ گئے تھے۔ وہ اب مرتبان پہنچ گئے ہیں۔ ہماری توپیں بھی دشمن کی گولہ باری کا جواب گولہ باری سے دے رہی ہیں۔ سنگاپور پر جاپانی بم بار سخت حملے کر رہے ہیں۔ آج صبح ۲۷ بمباروں نے جنکے ساتھ لڑنے والے طیارے بھی تھے۔ سخت بم باری کی۔ جس سے کئی جگہ آگ لگ گئی اور تمام جزیرہ پر دھوآں بادل کی طرح چھا گیا۔ لیکن دوپہر تک ہر جگہ آگ پر قابو پا لیا گیا۔ دھماکہ سے پھٹنے والے بم بھی شہر پر گرائے گئے۔ جنرل ویول نے اہل سنگاپور کے نام پیغام براڈکاسٹ کرتے ہوئے کہا۔ کہ اب دشمن ایسی جگہ پہنچ چکا ہے کہ وہ ہمیں گھیر نہیں سکتا۔ اور نہ اب اپنی زیادہ طاقت کا فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ ہم وقت حاصل کرنا چاہتے ہیں تا کمک پہنچ جائے۔

رنگون - ۴ر فروری - کل رات دوبار ہوائی حملہ ہوا۔ مگر نقصان بالکل معمولی ہوا۔ جاپانیوں نے دریائے سالوین کو پار کرنے کے لئے جو حملے کئے۔ وہ سب ناکام کر دئے گئے۔ ہماری فوجیں ابھی اس دریا کے مشرقی کنارے پر لڑ رہی ہیں۔ جاپانی اس دریا پر پُل بنانے کی کوشش کر رہے ہیں۔

ٹوکیو - ۴ر فروری - جاپان ہائی کمانڈ نے اعلان کیا ہے کہ جاپانی فوجوں نے شمالی بورنیو میں ٹواؤ کی اہم بندرگاہ پر قبضہ کر لیا ہے۔ یہ تاراکان کے شمال میں ساٹھ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔

بٹاویہ - ۴ر فروری - ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ کل جاوا میں سورابایا اور دوسرے مقامات پر جو ہوائی حملہ ہوا۔ اسمیں اسّی جاپانی بم باروں نے حصہ لیا۔ ان کے ساتھ لڑنیوالے طیارے بھی تھے۔ دس جاپانی طیارے گرا لئے گئے۔ ڈچ فوج کے نقصانات کی تفصیل معلوم نہیں ہو سکی مگر ۱۳۹ اشخاص ہلاک و مجروح ہوئے۔

لنڈن - ۴ر فروری - برطانی وزارت میں مندرجہ ذیل تبدیلیوں کا اعلان کیا گیا ہے۔ لارڈ بیور بروک جنگی پیداوار کے۔ اور سر اینڈریو ڈنکن سپلائی کے وزیر مقرر ہوئے ہیں۔ اور کرنل جے لیولین بورڈ آف ٹریڈ کے پریذیڈنٹ۔ لارڈ بیور بروک وار کیبنٹ کے ممبر رہیں گے۔ سر سٹیفورڈ کرپس کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ وہ وزیر سپلائی بننے کو تیار تھے۔ مگر مسٹر چرچل نے انکی شرائط ماننے سے انکار کر دیا۔

لنڈن - ۴ر فروری - وزیر ہند نے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ ہم اس وعدہ پر قائم ہیں۔ کہ جنگ کے بعد ہندوستان کو وہی آزادی اور مساوات حاصل کرنے میں مدد دیں گے۔ جو دیگر نوآبادیات کو حاصل ہے۔ لیکن آزادی حاصل کرنا ہندوستان کے اپنے اختیار میں ہے۔ انہیں ایک دوسرے سے آزادی لینی چاہیئے۔ ہم سے نہیں۔ برطانیہ کا کام تو صرف مدد دینا ہے۔ اصل کام ہندوستانیوں کو خود کرنا ہے۔ آپ نے ہندوستانی سپاہیوں کی بہادری کی بہت تعریف کی۔

لاہور - ۴ر فروری - پنجاب گورنمنٹ نے ایک اعلان کے ذریعہ مختلف قسم کے کاغذوں کے تھوک و پرچون نرخ مقرر کر دئیے ہیں۔ ۱۴ پونڈ کے مختلف قسم کے کاغذ کیلئے تھوک پونے سات آنے اور پرچون نرخ ۷½ آنے ہوگا۔ پیکٹ بنانے کے خاکی کاغذ کی قیمت تھوک چھ آنے۔ اور پرچون ۶½ آنے ہوگی۔ ۱۴ پونڈ کے ڈمی کاغذ کی قیمت تھوک سوا چھ آنے اور پرچون سات آنے مقرر کی گئی ہے۔ خلاف ورزی کرنے والے کو تین سال تک قید اور جرمانہ کی سزا دی جا سکے گی۔

لنڈن - ۴ر فروری - معلوم ہوا ہے کہ لیبیا میں برطانی فوجوں نے ڈرنا خالی کر دیا ہے۔ گویا ان کا دایاں بازوں ۲ دن میں پچاس میل پیچھے ہٹ گیا ہے۔ بایاں بازو ابھی تک مسوس کے علاقہ میں ہے۔ ڈرنا کے محاذ سے ہندوستانی فوج کامیابی سے پیچھے ہٹ آئی۔ دشمن کے زبردست دستوں نے اسے روکنے کی کوشش کی۔ مگر کامیاب نہ ہو سکے۔

لنڈن - ۴ر فروری - معلوم ہوا ہے کہ روس پر نئے حملے کئے لئے جرمن فوج کے ۱۶۰ ڈویژن تیار کئے جا رہے ہیں۔ برلین میں اس بات پر کوئی شبہ نہیں کیا جاتا۔ کہ مارچ کے آخر میں یہ جرمن فوج خارکوف اور بحیرہ اسود کے درمیان حملہ کر کے زبردست پیش قدمی شروع کر دے گی۔

لاہور - ۴ر فروری - بیوپار منڈل اور پنجاب گورنمنٹ کے مابین ہڑتال کے سلسلہ میں گفت و شنید ہو رہی ہے۔ اور خیال کیا جاتا ہے کہ سمجھوتہ کی کوئی صورت ضرور نکل آئے گی۔ کہا جاتا ہے کہ گورنر پنجاب چاہتے ہیں کہ بکری ٹیکس کو جنگ کے خاتمہ تک ملتوی رکھا جائے۔ وزیر اعظم بھی اس خیال کے حامی ہیں۔ مگر بعض دوسرے وزراء اس کے مخالف ہیں۔

قاہرہ - ۴ر فروری - مصر کے شاہ فاروق نے نئی وزارت کی ترتیب کے سلسلہ میں آج وفد پارٹی کے لیڈر نحاس پاشا سے بات چیت کی۔ کل آپ سابق وزیر اعظم سے بات چیت کریں گے۔

دہلی - ۴ر فروری - معلوم ہوا ہے کہ سر اکبر حیدری کی جگہ نواب صاحب چھتاری کو وائسرائے کی اگزیکٹو کونسل کا رکن مقرر کیا گیا ہے! اعلان عنقریب ہو جائے گا۔

چنگکنگ - ۵ر فروری - چین کے سرکاری ترجمان کا بیان ہے کہ جاپانی فوجیں شمالی برما پر دھاوا بولنے کی تیاریاں زور شور سے کر رہی ہیں۔ اس غرض کے لئے سیام کی سرحد پر جاپانی فوجوں کا اجتماع ہو رہا ہے۔ اور مقبوضہ چین کے بعض علاقوں سے بھی کچھ فوجیں منتقل کی جا رہی ہیں۔ ۶۹ جاپانی جہازوں کا ایک قافلہ فوجیں لیکر جنوب کی طرف جاتا دیکھا گیا ہے۔

بمبئی - ۴ر فروری - حکومت نے بمبئی شہر۔ پونہ اور احمد آباد کے شہریوں کو مشورہ دیا ہے۔ کہ ہر وقت شناختی کارڈ پاس رکھے جائیں۔ جس پر نام۔ ولدیت اور سکونت وغیرہ کی تفصیل ہو۔ تا کسی حادثہ کی صورت میں لواحقین کو باآسانی اطلاع دی جا سکے۔

لنڈن - ۴ر فروری - حال میں جرمن وزیر خارجہ اور چیف آف دی جنرل سٹاف مارشل کیٹل ہنگری آئے تھے۔ باخبر حلقوں کی رائے ہے کہ اس آمد کی غرض یہ تھی۔ کہ ہنگرین فوج کو موسم بہار میں روس پر نئے حملہ کی مہم کے لئے تیار کیا جائے۔

واشنگٹن - ۴ر فروری - امریکن گورنمنٹ نے ایک ہزار ملین پونڈ کی رقم ان لوگوں کی امداد کے لئے وقف کی ہے۔ جنہیں دشمن کی بمباری یا کسی اور سرگرمی سے نقصان پہنچے۔

سڈنی ۴ر فروری - سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ عارضی تعطل کے بعد آسٹریلیا ہندوستان اور مشرق الہند کے مابین دوبارہ ڈاک کا سلسلہ شروع ہو گیا ہے*

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان ہی سے شائع کیا۔ ایڈیٹر:- غلام نبی